

۳۔ شرح : اے غالب ! اب در ماندگی اور بے چارگی کی حالت طاری ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ جب میرے ناخن میں مشکلات کی گرہیں کھولنے کی قوت تھی تو میرے رشتہ تقدیر میں کوئی گرہ موجود ہی نہ تھی۔ اب ناخن عقدہ کشائی کی قوت سے محروم ہو گیا تو مصیبتوں کا طوفان امنڈ آیا۔ یوں بیچارگی اور عاجزی کی حالت پیدا ہو گئی۔

”خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”دوسرے مصرع میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے کہ جب مشکلات نے نہیں گھیرا تھا، اس وقت ان کے دفع کرنے کی طاقت تھی۔“

۱۔ شرح : ہمارے گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا  
گھر کی ویرانی تو ہر حال میں مقدر تھی، اس میں ہمارے رونے کا کوئی دخل نہیں اب تو سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے رونے سے سیل آگیا اور گھر تباہ ہو گیا، لیکن اگر ہم ضبطِ گریہ سے کام لیتے تو گھر پھر بھی ویران ہو جاتا۔ اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ سمندر سمندر نہ ہوتا اور اس کا پانی بالکل خشک ہو جاتا تو اس کی جگہ بیاباں نکل آتا، جہاں خاک اڑتی۔ پانی کی فراوانی بھی بربادی کا باعث ہے اور پانی کے ناپید ہو جانے کا نتیجہ بھی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

۲۔ شرح : ہم دل کی تنگی کا گلہ کیا کریں ؟ اس کم بخت کی حالت ایسی ہے کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشان ہوتا۔ تنگی اور پریشانی متضاد کیفیتیں ہیں۔ اگر ایک کیفیت